نظرات

ہندوستان کی سیاست میں آجکل حوالہ کانڈ نے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ بڑے بڑے سیاسی رہنماؤں کے نام جین کی حوالہ ڈائری میں دیکھ کر ہر شخص حیرت زدہ ہو کر رہ گیا جن رہنماؤں کی تصویر عوام الناس کے ذہن میں پاکیزہ تھی ان ہی رہنماؤں کے نام جب عوام نے جین حوالہ ڈائری میں دیکھے تو وہ سر پکڑ کر ہی رہ گئے کس پر یقین کیا جائے کون رہنما صحیح معنوں میں عوام کا خدمتگار ہے اور ملک کا وفادار ہے۔ عوام کے لئے اس کا فیصلہ کرنا ہی مشکل ہو گیا۔ جو رہنما بھرشٹاچار کے خلاف مہم چلانے کے لئے پر تول رہے تھے جین حوالہ ڈائری کے ذریعہ جب ان کے نام عوام کے سامنے مشتہر ہوئے تو کسی کو بھی اس بات پر یقین آنا مشکل تھا لیکن جب اخبارات میں روزانہ کچھ واقعات شائع ہوئے تو پھر اس پر یقین کرنے کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں رہا۔ جو رہنما اپنے آپ کو دودھ کا دھلا ہوا ثابت کرتے نہ تھکتے تھے جب ان کی بابت عوام کو صحیح معلومات حاصل ہوئی تو بڑا ہی دکھ و افسوس ہوا کہ آج اخلاق و کردار کا کوئی معیار ہی نہیں رہ گیا ہے۔ ہر شخص اپنی ذاتی اغراض کی حصولیابی کی خاطر ہر وہ کام کرنے پر آمادہ ہے جو ملک و قوم کے مفاد کے خلاف ہے۔ جبکہ ملک و قوم کا مفاد راہنماؤں کے لئے ہر طرح مقدم ہونا چاہیئے۔ شاید یہ بیسویں صدی کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ راہنما ہی غاصب اور راہزن بن چکے ہیں۔ اور جب یہ صورتحال ہے تو ہم کیسے ملک میں کسی قسم کا سدھار لانے میں کامیاب ہو سکیں گے قوم کی حالت کو بہتر بنانے میں ہمیں کیسے کامیابی حاصل ہو سکے گی۔ یہ سوچنے سمجھنے کی بات ہے۔

وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ اس بات کے لئے یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں